قربانی کے جانور کے حلق سے ذبح کے بعد انگوٹھی نکلی تو اس کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2868

تاریخ اجراء: 05 محرم الحرام 1446ھ / 12 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم قربانی کا جانور لے کر آئے، ذبح کیا، تیسرے دن میری امی اس کی سری بنا رہی تھی تو اس کے حلق سے سونے کی انگوٹھی نکلی، ہم نے یہ جانور منڈی سے لیا تھا، جس سے لیا تھا اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں کہ کون تھا، کہاں سے آیا تھا، اب اس انگوٹھی کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

یہ انگوٹھی لقطے کے حکم میں ہے جیسا کہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر مچھلی کے پیٹ میں انگوٹھی ملی تو وہ لقطہ ہے۔

اور لقطہ کا حکم یہ ہوتا ہے کہ اس کی تشہیر کی جائے، اگر مالک مل جائے، تو اسے واپس کرے، اگر مالک نہ ملے اور ظنِ غالب ہو جائے کہ مالک اب اسے تلاش نہ کرتا ہو گا، تو اب اگر محفوظ رکھنا چاہے تو محفوظ رکھ لے اور صدقہ کرنا چاہے تو صدقہ کر دے اور صدقہ والی صورت میں اگر خود فقیر شرعی ہو تو خود رکھ لے ورنہ کسی فقیر شرعی کو دے دے۔

لہٰذا آپ اس کی تشہیر کریں، اگر مالک نہ ملے اور ظنِ غالب ہو جائے کہ مالک اب اسے تلاش نہ کرتا ہو گا تو اگر اسے محفوظ کرنا چاہیں تو محفوظ کر لیں اور صدقہ کرنا چاہیں تو صدقہ کر دیں اور صدقہ والی صورت میں اگر آپ خود شرعی فقیر ہیں تو اس انگوٹھی کو خود بھی رکھ سکتے ہیں، ورنہ کسی فقیر شرعی کو دے دیں۔

لیکن یہ یاد رہے کہ! اگر صدقہ کرنے کے بعد اصل مالک آ جائے اور وہ اسے صدقہ کرنے پر راضی ہو تو ٹھیک ورنہ اگر اس کا مطالبہ کرے، تو یہ انگوٹھی اگر موجود ہو تو انگوٹھی لے لے گا اور اگر انگوٹھی موجود نہ ہو تو اس کی قیمت لے

لے گا۔ اگر فقیر شرعی کو دی تھی تو اسے اختیار ہے کہ فقیر شرعی سے قیمت لے یا جس نے فقیر شرعی کو دی اس سے لے۔

نوٹ: اس موقع پر تشہیر کے لیے عمومی ذرائع مثلاً الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا وغیرہ کو استعمال کیا جائے تاکہ اصل مالک تک آواز پہنچ سکے۔

در مختار میں ہے "ولو وجد فیھا درۃ ملکھا حلالا ولو خاتما او دینارا مضروبا لا وھو لقطۃ" ترجمہ: اور اگر مچھلی کے پیٹ میں موتی ملا تو وہ اس کا مالک ہو گا اور وہ موتی اس کے لیے حلال ہو گا اور اگر انگوٹھی یا ڈھلا ہوا دینار ملا تو مالک نہیں ہو گا اور وہ لقطہ ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "قولہ: (وھو لقطۃ) فلہ ان یصرفہ الی نفسہ ان کان محتاجا بعد التعریف لا ان کان غنیا" ترجمہ: جب وہ لقطہ ہے تو اسے اختیار ہے کہ اگر وہ محتاج ہو تو تشہیر کرنے کے بعد اپنے استعمال میں لے آئے اور اگر محتاج نہ ہو تو پھر اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الذبائح، ج 09، ص 515، کوئٹہ)

تبیین الحقائق میں ہے "عرف اللقطۃ الی ان یغلب علی ظنہ ان صاحبھا لا یطلبھا۔۔۔ (ثم تصدق) ای تصدق باللقطۃ اذا لم یجیئ صاحبھا بعد التعریف" ترجمہ: (لقطہ اٹھانے والا شخص) لقطہ کا اعلان کرتا رہے، یہاں تک اسے ظن غالب ہو جائے کہ اب لقطہ کا مالک تلاش نہیں کرے گا، پھر صدقہ کر دے یعنی اعلان کرنے کے بعد مالک نہ آئے، تو لقطہ صدقہ کر دے۔ (تبیین الحقائق، کتاب اللقطۃ، ج 3، ص 304، 302، مطبوعہ قاھرۃ)

مالِ لقطہ کے حکم کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے: "یعرف الملتقط اللقطۃ فی الأسواق والشوارع مدۃ یغلب علی ظنہ أن صاحبھا لا یطلبھا بعد ذلک..... ثم بعد تعریف المدۃ المذکورۃ الملتقط مخیر بین أن یحفظھا حسبۃ وبین أن یتصدق بھا فإن جاء صاحبھا فأمضی الصدقۃ یکون لہ ثوابھا وإن لم یمضھا ضمن الملتقط أو المسکین إن شاء لو ھلکت فی یدہ فإن ضمن الملتقط لا یرجع علی الفقیر وإن ضمن الفقیر لا یرجع علی الملتقط وإن کانت اللقطۃ فی ید الملتقط أو المسکین قائمۃ أخذھا منہ" یعنی: جس کو کوئی گری ہوئی چیز ملے وہ بازاروں اور راستوں میں اتنی مدت تک اس کا اعلان کرے کہ غالب گمان ہو جائے کہ اب مالک اس چیز کو تلاش نہیں کرے گا، پھر اتنی مدت تشہیر کرنے کے بعد اٹھانے والے کو اختیار ہے کہ ثواب کی نیت سے لقطہ کی حفاظت کرے یا اسے صدقہ کر دے، پھر اگر مالک آ گیا اور اس نے صدقہ کو جائز کر دیا، تو

اسے ثواب ملے گا اور اگر مالک صدقہ کرنا، جائز قرار نہ دے اور وہ چیز بھی ہلاک ہو چکی ہو، تو اسے یہ اختیار ہے کہ ملتقط (چیز اٹھانے والے) سے تاوان لے یا مسکین سے، اگر ملتقط سے تاوان لیا، تو ملتقط مسکین سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر مسکین سے لیا، تو مسکین ملتقط سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ گمی ہوئی چیز ملتقط یا مسکین کے پاس موجود ہے ، تو وہ اپنی چیز اس سے لے لے گا۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب اللقطۃ، ج2، ص290، 289، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "اُٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدت مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف میں بھی لا سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، ج2، حصہ10، ص476، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net